سوال

(50) قربانی کے جانوروں کی عمر پر ایک تحقیقی مقالہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلا بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلم شریف کی روایت ہے۔

لاتذبحوا الا مسنة الاان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان

یعنی قربانی میں صرف مسنہ ذبح کرو لیکن اگر میسر نہ ہو تو بھیڑ کا جزعہ ذبح کرو۔

چونکہ آپ ﷺ نے فرمایا! کہ بھیڑ کا جزعہ ذبح کرو۔ اس لئے معلوم ہوا کہ اور جانوروں کا مثلا اونٹ بکری گائے کا جزعہ جائز نہیں ہے بلکہ ان جانوروں کا مسنہ ہی کرنا چاہیے۔ اب ہم جزعہ اور مسنہ کی لغوی تحقیق اور شراح حدیث کی تشریحات زیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کے معنی اوع مطالب بخوبی واضح ہو جاویں۔ چونکہ جزعہ ضان کی کھلی ہوئی اجازت موجود ہے اس لئے ہمیں اس کی نسبت آئمہ حدیث کی تشریح و تحقیق نقل کرنے کے بعد جزعہ معز1 (بکری کے جزعہ) جزعہ بقر2 (گائے کا جزعہ) جزعہ ابل3 (اونٹ کا جزعہ) کی بھی آئمہ حدیث کی تحقیقات لکھ دینی چاہیے۔ تاکہ پورے طریق س مسئلہ کی وضاحت ہو جاوے۔

جزعہ ضان کی عمر کی نسبت جمہور اہل علم اور آئمہ لغت کی تحقیق

فتح الباری میں ہے۔ (فتح الباری پ23ص329)

2۔ نووی میں ہے۔ (نووی شرح مسلم جلدثانی ص155)

3۔ نیل الاوطار میں ہے۔

الجزع من اشضان مالہ سنۃ تامۃ ہذا ہو الاشہر عن اہل اللغۃ وجمہور من العلم من غیر ہم (نیل الاوطار جز5 ص 202)

تحفۃ الاحوزی میں بحوالہ نہایہ ابن کثیر میں ہے۔

ومن الضان ما تمت لہ سنۃ (تحفہ جلد ثانی ص 55)

5۔ مجمع البحار لغت حدیث میں ہے۔

الجزع من الضان ما تمت لہ سنۃ (مجمع جلد اول ص 181)

6۔ بزل المجہود میں ہے۔

فی اللغۃ ما تمت لہ سنۃ (بزل جلد رابع ص 71)

ان سب سے معلوم ہوا کہ بھیڑ کا جزعہ وہ بچہ کہلاتا ہے۔ جو پورے ایک سال کا ہو۔ نیز یہ معلوم ہوا۔ یہ مسلک جمہور اہل علم اور اماماں لغت کا ہے۔ خود حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس قول کو جمہور اہل علم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

فمن الضان ما اکمل السنۃ وہو قول الجمہور (فتح پ23)

لیکن اور مسائل اختلافیہ کی طرح اس میں بھی حنفیہ نے اختلاف کیا ہے۔ جس کا ذکر خود آئمہ حدیث نے اور فقہ کے مصنفین نے بھی کیا ہے۔

جزعہ ضان کی عمر میں حنفیہ اور حنابلہ کا اختلاف اور جمہور اہل علم اور آئمہ لغت سے ان کا شذوز

1۔ ہدایہ میں ہے۔

والجزع من الضان ما تمت لہ سنۃ اشہر فی مذہب الفقہاء

(ہدایہ مع کفایہ جلد رابع ص 34)

2۔ نووی میں اس طرح ذکر ہے۔

قبل مالہ ستۃ اشہر (نووی جلد ثانی ص 155)

3۔ فتح الباری میں اس طرح ہے۔

وثانیہا نصف سنۃ وہو قول الحنفیۃ وحنابلہ (فتح پ23 ص 329)

4۔ بزل المجہود میں ہے۔ (بزل جلد رابع ص 71)

تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ احناف کے نزدیک جزعہ ضان بھیڑ کا وہ بچہ ہے۔ جو پورے 6 ماہ کا یا اس سے کچھ زیادہ عمر کا ہو۔ چونکہ یہ قول لغت کے خلاف تھا۔ اسلئے ہدایہ میں جزعہ

ضان کی تشریح کرتے ہوئے۔فی مذہب الفقہاء کی قید لگا دی تاکہ یہ ظاہر ہو کہ آئمہ لغت کی یہ تشریح نہیں ہے۔کفایہ میں ہے۔

قید بمزہب الفقہاء احترازا عن قول اہل اللغۃ (کفایہ جلد 4 ص 34)

اسی طرح بزل المجہود میں ہے۔

وفیہ بقولہ شرعا لانہ فی اللغۃ ما تمت لہ سنۃ (بزل جلد 4 ص 71)

معلوم ہوا کہ آئمہ لغت کی تصریح احناف کے مذہب کے یکسر خلاف ہے۔اور یہ کہ صحیح مسلک وہی ہے۔جیسے ہم نے امام شوکانی۔امام نووی۔حافظ ابن حجرؒ کی تصریحات سے جمہور اہل علم کی تحقیق کے مطابق یکسالہ بچہ کا قول نقل کیا ہے۔اس بارے میں اور بھی شاذ اقوال ہیں۔جنھیں قیل سے تعبیر کیا گیا ہے۔چونکہ وہ جمہور اہل علم کے خلاف ہیں۔اور آئمہ مذاہب میں سے کسی مشہور مذہب کی طرف منسوب بھی نہیں۔اس لئے ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت بھی نہیں۔اعلام۔حسب تصریح حافظ ابن حجرؒ وغیرہ جزعہ ضان وہی ہے۔جو یکسالہ ہو پس بعض کتب اہل حدیث میں بھیڑ کے چھ سات ماہ والے بچہ کے قربانی کی نسبت جو اجازت ملتی ہے۔وہ دراصل فقہی اجتہادی قول حنفیہ کے مطابق ہے جو کہ جمہور اہل علم اور آئمہ لغت کے خلاف ہے۔

جزعہ معز کی اجازت ایک صحابی کو

جزعہ ضان کی بحث سے فارغ ہو کر اب ہم جزعہ معز کی نسبت امامان حدیث کی کتابوں سے نقل کر کے یہ ثابت کریں گے۔کہ "جزعہ معز" اور کسی کے لئے جائز نہیں۔صرف ایک صحابی کے لئے رسول کریم ﷺ نے مخصوص اجازت دی تھی۔اور اس موقع پر ہم جزعہ معز کی نسبت بھی شراح حدیث کی تصریحات کو نقل کریں گے۔بخاری شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی کو زبح کر ڈالا تو آپ ﷺ نے فرمایا!

شاتک شاۃ لحم

کہ پہلے کر ڈلنے سے تو صرف گوشت خوری کا فائدہ ہو گا قربانی تو نہ ادا ہوئی۔تو حضرت ابو بردہ نے کہا۔میرے پاس معز کا جزعہ موجود ہے۔حکم ہو تو اس کی قربانی کر دیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اذبحہا ولا تصلح لغیرک (ملاحظہو بخاری پ 23)

مسلم شریف میں اسی طرح ہے کہ انہوں نے کہا تھا۔

ہی خیر من مسنۃ

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ان کا یہ مقولہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جزعہ معز کے لئے اجازت طلبی کے موقع پر کہا کہ میرا جزعہ معز اس قدر فربہ اور تیار ہے۔کہ مسنہ سے بھی بہتر اور دو بکریوں سے بھی عمدہ ہے۔تب آپ ﷺ نے فرمایا!خیر تم اس کو زبح کر دو لیکن دوسرے کیلئے جائز نہیں۔

(مسلم جلد ثانی ص 154)

مسلم اور بخاری کی متفق علیہ روایت سے ظاہر ہے کہ جزعہ معز دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے۔چنانچہ امام نووی شارح مسلم نے اپنی فوائد میں لکھا ہے۔

وفيه ان جذعة من المعزلا تجزي في الاضحية قال النووي وہذا متفق علیه

(نیل الاوطار جز خامس مصری ص 202)

صاحب عون لکھتے ہیں۔

ان الجزع من المعزلا يجزي عن احد ولا خلاف ان لاثنی من المعز جائز

(عون المعبود جلد ثالث ص 54)

اب ہم شراح حدیث اور آئمہ لغت کی تصریحات جزعہ معز کی نسبت نقل کرتے ہیں۔تاکہ یہ معلوم ہو کہ جس جزعہ معز سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کی عمر کیا ہے۔؟ جزعہ معز کی نسبت 1 حافظ بن حجرؒ نے لکھا ہے۔

فہوا ما دخل فی السنۃ الثانیۃ (فتح الباری پ 33 ص 324)

2۔ تحفۃ الاحوزی میں نہایہ ابن ایثر کے حوالہ سے یہ عبارت ہے۔

الجزع من البقر والمعز ما دخل فی السنۃ الثانیۃ (تحفہ جلد ثانی ص 355)

3۔ منتہی الادب میں ہے۔جزع آنچہ از ثنی باشد یعنی گوسپند وگاؤ بسال دوم درآمدہ

(منتہی الادب جلد اول ص 191)

4۔ فقہ للغۃ میں ہے۔

کل من اولاد المعز والضان فی السنۃ الثانیۃ جزع فقہ اللغۃ وسر العربیۃ للامام اللغوي الثعالبی ص 150

5۔ مجمع البحار میں ہے۔

الجزع من البقر والمعز ما تم لہ سنۃ وطعنت فی الثانیۃ

(مجمع جلد اول ص 181)

6۔ بزل المجہود میں ہے۔

واما الجزع من المعز فہو ما دخل فی السنۃ الثانیۃ

(بزل جلد 4 ص 17 نقلاً عن الحافظ)

ان تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ بکری کا وہ بچہ جو ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہو وہ جزعہ معز کہلاتا ہے۔اب ظاہر وباہر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔پس

کسی صورت میں بکری بکرا خصی بدھیا جو پورے ایک سال کے ہوں قربانی کےلئے درست نہیں۔

عتود یعنی بکری کا یکسالہ بچہ کی اجازت ایک اور صحابی کو

بخاری شریف میں ایک دوسری روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے کچھ جانور صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کیلیے حضرت عقبہ بن عامر کے سپرد فرمائے۔ تو انھوں نے تقسیم کردیئے باقی صرف ایک عتود رہ گیا تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے لئے تو کچھ نہیں رہا۔ صرف ایک عتود باقی بچتا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا! ضح بہ انت کہ تم اسی کی قربانی کردو۔

(بخاری شریف پارہ نمبر 23 کتاب الاضاحی)

یہ روایت مسلم شریف میں بھی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر کے اسی واقعہ کے متعلق حضور ﷺ کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں۔ (فتح پ23 ص327)

مسلم کے شارح امام نوویؒ لکھتے ہیں۔

روي البيهقي باسناد الصحيح عن عقبة بن عامر قال اعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما اقسمها ضحايا بين اصحابى فبقيعتود منها فقال ضح به انت ولا رخصة فيها لاحد بعدک

امام بیہقی کی روایت صحیحہ کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ نے یکسالہ بکری کی قربانی کی اجازت صرف عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔ اور سد اللباب فرمادیا کہ تمہارے سوا اور کسی کیلیے اس کی اجازت نہیں ہوسکتی۔

ناظرین کرام! بخاری اور مسلم کی ہر دو روایات گزشتہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ حضور ﷺ نے اس قسم کی اجازت دو صحابیوں کو دی تھی۔ ایک حضرت ابو بردہ بن نیار۔ اور دوسرے حضرت عقبہ بن عامر رضوان اللہ عنہم اجمعین کو چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں۔

قال البيهقي وسائر اصحابنا وغيرهم كانت هذه رخصة لعقبة بعامر كما كانشها رخصة (لابى بردہ بن نیاز۔ نووی صٍ155)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔

فلم يثبت الاجزاء لاحد ونفيه عن الغير الا لابى بردة وعقبة بن عامر

یعنی ابی بردہ بن نیار کی طرح عقبہ بن عامر کو بھی رخصت مل گئی تھی۔ اور ان دونوں کے سوا کسی اور کیلیے ثابت نہیں۔ (فتح پارہ 23 ص 329 وکذانی زرقانی جلد ثانی ص 344)

اسی طرح امام شوکانیؒ لکھتے ہیں۔

والتاويل الذي قاله البيهقي وغيره متعين والى المنع من التضحية بالاجزع من المعزذهب الجمهور

(نیل الاوطار مصری جز خامس ص 204 روایت عقبہ بن عامر)

یعنی امام بیہقیؒ نے جو توجیح کی ہے۔ وہی درست ہے صرف ان دونوں کےلئے رخصت تھی۔ ان کے ماسوا اوروں کےلئے عتود (جزنہ معز) کی قربانی نادرست ہے۔ جیسا کہ یہی جمہور کا مسلک ہے۔ اب ہم عتود کی تشریح نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ حضور ﷺ نے جس عتود سے منع کیا ہے اس کی عمر کیا ہے۔

عتود کی تشریح آئمہ حدیث ولغت کے اقوال سے

فتح الباری میں ہے۔

وہوامن اولاد المعزما قوي ورعی واتی علیہ حول

(فتح پارہ23ص327)

2۔ نووی میں ہے۔

قال اہل اللغۃ العتود من اولاد المعزخاصۃ قال الجوہري وغیرہ ہوما بلغ سنۃ((نووی جلد ثانی ص155)

عون المعبود میں بحوالہ نہایہ یہ عبارت ہے۔

العتود من اولاد المعزاذا قوي واتی علیہ حول (عون المعبود جلد ثالث ص53)

4۔ نیل الاوطار میں ہے۔

قلت والعتود من ولد المعزما رعی وقوي واتی علیہ حول (نیل جز5ص303)

5۔تیسرا الوصول میں ہے۔

والعتود من اولاد المعزما اتی علیہ حول

(ملاحظہ ہو کتاب الاضاحی فصل ثالث فیما یجزی من الاضاحی)

6۔ زہر الربی میں ہے۔

العتود ہوا الصغیر من اولاد المعزاذا قوي ورعی واتی علیہ حول

(زہر الربی علی النسائی للعلامہ جلال الدین السیوطی ص203)

7۔ کشف الغمہ میں ہے۔

والعتود من اولاد المعزما رعی وقوي واتی علیہ حول

(کشف الغمہ مصری للامام الشعرانی جزاول ص189)

8۔ مجمع البحار میں ہے۔

ہی الصغیر من اولاد المعزاذا قوي واتی علیہ حول (مجمع جلد3ص345)

9۔ منتہی الارب میں ہے۔

عتود بزغالہ یکسالہ (منتہی الارب جلد سوم ص90)

ناظرین کرام!ان حوالہ جات بالا سے ظاہر ہے۔کہ عتود جس کی اجازت حضرت عقبہ بن عامر کو تنہا ملی تھی۔اور دوسروں کے لئے ممنوع کردیا گیا ہے۔وہ بکری کا یکسالہ بچہ ہے۔پس اس روایت سے بھی ظاہر ہے۔کہ بکری بکرا خصی بدھیا جو یکسالہ ہوں ان کی قربانی درست نہیں۔

چونکہ حضورﷺ نے جزعہ ضان کی اجازت جزعہ کے ساتھ ضان کی قید لگا کر دی ہے اس لیے معلوم ہوا کہ سوا جزعہ ضان کے جزعہ معز جزعہ بقر جزعہ ابل کی اجازت نہیں ہے جزعہ معز کی نسبت تو پہلے مفصلا بیان ہوچکا ہے اب جزعہ بقر اور جزعہ ابل کی عمروں کی نسبت لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہوا کہ اس عمر کی گائے اور اونٹ بھی نا درست ہیں۔

جزعہ بقر کی عمر

تحفتہ الاحوزی میں نہایہ کے حوالہ سے ہے۔

الجزع من المعز والبقر ما دخل فی السنة الثانیة (تحفہ جلد ثانی ص355)

2۔کفایہ میں بحوالہ مغرب لکھا ہے۔

الجزع من البهائم ما قبل الثنی و من البقر والشاة فی السنة الثانیة

(کفایہ جلد رابع ص34)

جزعہ ابل کی عمر

فتح الباری میں ہے۔

الجزع من الابل ما دخل فی الخامسة(فتح پ63ص324)

2۔کفایہ میں بحولہ مغرب منقول ہے۔

الجزع من البهائم ما قبل الثنی و الانہ من الابل فی السنة الخامسة

(کفایہ جلد رابع ص34)

3۔ فاذا کان الابل فی الخامسة فهو جزع

(فقہ اللغة للامام اللغوی الثالبی ص147)

4۔منتہی الارب میں ہے۔

شتر بسال پنجم در آمده (منتہی الارب جلد اول ص191)

حوالہ جات بالا سے معلوم ہوا کہ جزعہ بقر گائے کا وہ بچہ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہوا اور جزعہ ابل اونٹ کا وہ بچہ ہ جو چار سال ختم کر کے پانچویں میں داخل ہو۔ پس جس طرح جزعہ معز قربانی کے لئے درست نہیں ہے۔ اس طرح جزعہ بقر اور جزعہ ابل بھی قربانی کے لئے جائز نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب مسوی شرح موطا میں لکھتے ہیں۔

لا یجوز من الابل والبقر والمعز دون الث نی (مستوی جلد اول ص181)

اور بزل المجہود میں مولنا خلیل احمد صاحب سہارنپوری لکھتے ہیں۔

لا یجوز الجزع من المعز و غیرہ بلا خلاف (بزل المجہود جلد4 ص71)

مطلب یہ ہے کہ جزعہ معز و بقر و ابل بالاتفاق ناجائز ہے۔ ہاں بقر۔ معز۔ ابل کی قربانی جائز ہے۔ مگر اس وقت جب یہ مسنہ ہوں ورنہ نہیں۔ اب ہم زیل مسنہ کی نسبت علماء حدیث و اماماں لغت کی تحقیقات لکھیں گے۔ تاکہ معلوم ہو کہ مسنہ جو قربانی کے لائق ہے۔ اُس سے شارع کی مراد کیا ہے۔ ؟

مسنہ کی تعریف شارحین حدیث و اماماں لغت کی زبان سے

1۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے۔

قال العلماء المسنة ہی الثنیة من کل شئ من الابل والبقر والغنم والثنیة اکبر من الجزمة بسنة (نووی جلد ثانی ص155)

2۔ امام شوکانیؒ لکھتے ہیں۔

المسنة ہی الثنیة من کل شئ من الابل والبقر والغنم بسنة فما فوقہا

(نیل الاوطار جلد خامس ص212)

3۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے۔

قال اہل اللغة المسن الثنی الذي یلقی سنة ویکون فی ذات الظلف والحافر فی السنة الثالثہ وقال ابن عباس اذا دخل ولد الشاۃ فی الثالثۃ فہو ثنی و مسن (فتح الباری پارہ23 ص328)

4۔ علامہ امیر یمانی نے لکھا ہے۔

المسنة الثنیة منکل شئ من الابل والبقر (سبل السلام ص47)

5۔ صاحب فتح العلام نے لکھا ہے۔

الثنیة من الغنم ما دخل فی السنة الثالثہ و من البقر کذالک و من الابل فی السادسة (فتح العلام مصری جلد ثانی ص295)

6۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب نے لکھا ہے۔

الثنی من الابل ما تخمس سنن ومن البقر والمعزما استمل سنتین وطعن فی الثالثۃ (مسوی شرح موطا جلد 1 ص 181)

7۔ صاحب تیسرا الوصول نے لکھا ہے۔

الثنی من ذوات الظلف والحافر ما دخل فی السنۃ الثالثۃ ومن ذوات الخف ما دخل فی السنۃ السادسۃ

(تیسرا الوصول خلاصہ تجرید لاصول مولفہ قاضی القضاہ شرف الدین البرزی باب الھدی والاضاحی)

8۔ علامہ شیخ محمد طاہر نے لکھا ہے۔

الثنیۃ من المعز ما دخل فی السنۃ الثالثۃ وکذا من البقر ومن الابل ما دخل فی السادسۃ (مجمع البحار جلد اول ص 166)

9۔ صاحب عون نے بحوالہ نہایہ لکھا ہے۔

الثنیۃ من المغنم ما دخل فی السنۃ الثالثۃ وکذا من البقر کذالک ومن الابل ما دخل فی السادسۃ (عون المعبود جلد ثالث ص 53)

واضح ہو کہ غنم معز اور ضان یعنی بکری اور بھیڑ دونوں کو بولا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد ثانی ص 277

وکذا فی مبزل الجمھود والغنم صفان المعز والضان (بزل جلد رابع ص 71)

خف ور حافر بے چرے ہوئے کھر کو کہتے ہیں۔ مگر خُف اونٹ کیلئے بولا جاتا ہے۔ اور حافر گھوڑے کیلئے ملاحظہ ہو۔ (مجمع البحار جلد اول ص 320)

اور زف چرے ہوئے کھر کو کہتے ہیں۔ جو کہ گائے۔ بکری۔ اور بھیڑ میں ہوتا ہے۔ مجمع میں ہے۔

والظلف ہو المنشق من القوائم للبقر والغنم کالحافر للفرس والخف للبعیر

(مجمع البحار جلد ثانی ص 332)

ان حوالہ جات سے یہ چند امور ظاہر ہوئے اول یہ کہ مسنہ اور ثنیہ ہم معنی اور مترادف الفاظ میں دوئم یہ ثنیہ معز 1۔ ثنیہ ضان 2۔ ثنیہ بقر 3 ہم عمر جانوروں کا نام جیسا کہ ہمارے حوالہ جات کے 3۔5۔6۔7۔8۔9 سے ظاہر ہے۔ سوم ثنیہ معز و ضان اور ثنیہ بقر اور ثنیہ ابل کی عمروں کا تعین معلوم ہوئی چنانچہ اس کو تفصیل کے ساتھ نیچے لکھا جاتا ہے۔

ثنیہ ابل 1 اونٹ کا وہ بچہ ہے۔ جو پانچ سال پورا کر کے چھٹے سال میں قدم رکھے۔ ثنیہ بقر 2 گائے کا وہ راس ہے۔ جو دو سال پورا کر کے تیسرے سال میں قدم رکھے۔ ثنیہ معز 3 بکری خصی کا وہ راس ہے۔ جو دو سال پورا کر کے تیسرے سال میں قدم رکھے۔ ثنیہ غنم 4 بھیڑ یا یا مینڈھا کا وہ راس ہے۔ جو دو سال پورے کر کے تیسرے سال میں قدم رکھے۔ جب اونٹ یا گائے یا بکری ثنیہ ہو جاوے۔ یعنی وہ ان عمروں کو پہنچ جاویں جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ تب یہ جانور قربانی کے لائق ہوتے ہیں۔

محدثین کرام کی روش مسنہ کی تشریح میں مختلف رہی ہے۔ بعضوں نے مسنہ کی تشریح میں جانور کے ساتھ اس کی عمر کی قید لگا دی ہے۔ کہ جس عمر میں وہ جانور مسنہ ہوتا ہے۔ اور بس اور بعضوں نے دانت نکلنے کو اصل سمجھ کر عمر کا ذکر تبعاً کیا ہے۔ چنانچہ ہم اب اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

1۔ فتح الباری میں ہے۔

وحکی ابن التین عن الداودي ان المسنة التی سقطت اسنانها للبدل وقال اہل اللغۃ المسن الذي یلقی سنه ویکون فی ذات الحف فی السنة السادسة وفی ذات الظلف والحافر فی السنة الثالثة (فتح پ23ص328)

2۔ عون المعبود میں ہے۔

الثنی من الابل الذي یلقی سنة وذالک فی السادسة ومن الغنم الداخل فی السنة الثالثة

بحوالہ محکم اور بحوالہ صحاح یہ عبارت ہے۔

الثنی الذي یلقی ثنیة ویکون فی ذالک الظلف والحافر فی السنة الثالثة وفی الخف فی السنة السادسة (عون جلد3ص53)

3۔ سندھی علیٰ حاشیہ نسائی میں ہے۔

مسنة اسم فاعل من اسنت اذا طلع سنها وذالک بعد السنتین لا من اسن الرجل اذا کبر (مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی جلد2ص203)

4.تیسرا الوصول میں ہے۔

المسنة التی لها سنون (تیسرالوصول فصل ثالث فیمایجزی من الضاحی)

5۔ مجمع البحار میں ہے۔

والمسنة تقع علی البقرة والشاة اذااثنیا ویثنیان فی السنة الثالثة

(مجمع جلدثانی ص148)

6۔ منتہی الارب میں ہے۔

ثنیہ کہ دندان پش براىده ای ناقی درف سال ششیم ورامدو گوسپند وگاؤدرسوم درآمده

(منتہی الارب جلداول ص170)

7۔ فقہ لغت میں ہے۔ (ملاحظہ ہوفقہ لغہ وسر العربیۃ امام لغوی ثالبی)

8۔ منجد میں ہے۔

الثنی الذي یلقی ثنیة وہی اسنان مقدم الضم (منجد بحث ثنی)

ناضرین کرام!ان حوالہ جات بالا سے یہ ظاہر ہوا کہ مسنہ یاثنیہ اونٹ یا گائے یا بکری ہے کہ جس کے دودھ کے دانت آگے کے نوجوانانہ دانتوں کے نکلنے کے سبب گرگئے ہوں اور بلحاظ عمر وہ اونٹ ثنیہ ہے۔جو چھٹے سال میں قدم رکھے۔اور اسی طرح وہ گائے یا بکری ثنیہ (مسنہ) ہے جو تیسرے سال میں قدم رکھے۔نیز یہ بھی ظاہر ہوا کہ بقر اور معز جب ثنیہ ہوتے ہیں۔تو دونوں ہم عمر ہوتے ہیں۔یعنی بکری بھی اپنے دانت ہوتے وقت تیسرے سال میں داخل ہولیتی ہے۔اور گائے بھی اپنے دانت ہونے کے وقت تیسرے سال میں

داخل ہولیتی ہے۔ جیسا کہ یہ مسئلہ ہمارے پہلے قائم کردہ حوالہ جات کے علاوہ مندرجہ بالا حوالاجات کے 1۔2۔5۔6۔7 سے ظاہر ہے۔ مسنہ کے متعلق مذکورہ بالا مباحث جو عرض کیے گئے ہیں۔ وہ سب تقریباً کتاب الاضاحی کے متعلق ہیں۔ اب ہم کو مسنہ کی تشریح میں کتاب الزکواۃ سے جو ملتی ہے۔ اس کو بھی عرض کرتے ہیں۔ کتاب الزکواۃ باب صدقہا البقر میں

ومن کل اربعین بقرہ مسنۃ

کے حدیث میں مسنہ کا لفظ وارد ہے۔ اس کی تشریح شارحین حدیث نے جو فرمائی ہے وہ حسب زیل ہے۔

1۔ زرقانی شرح موطا میں ہے۔

مسنۃ التی دخلت فی الثالثۃ (زرقانی جلد 2 ص 57)

2۔ مصفٰی میں ہے۔

مسنہ آنست کہ گزشتہ باشد بر دے دو سال و داخل شدد ر سال سوم

(مصفٰی 1 ص 204)

3۔ مسوٰی میں ہے۔

والمسنۃ التی طعنت فی الثالثۃ (مسوٰی جلد اول ص 205)

4۔ سندھی حاشیہ نسائی میں ہے۔

مسنۃ اي ما دخل فی الثالثۃ (مقولہ علامی سندھی حنفی نسائیٰ 1 ص 339)

5۔ تحفۃ الاحوزی میں ہے۔

مسنۃ اي ماکمل لہ سنتان و طلع سنہا و دخل فی الثالثۃ

(تحفۃ الزکواۃ ص 4)

6۔ بزل المجہود میں ہے۔

مسنۃ وہی التی طعنت فی الثالثۃ سمیت بذالک لانہا طلعت سنہا

(بزل المجہود جلد ثالث کتاب الزکواۃ ص 17)

7۔ ہدایہ کفایہ میں ہے۔

وہی التی طنعت فی الثالثۃ (کتاب الزکواۃ فصل فی البقر ص 123

ناظرین کرام!حوالہ جات بالا سے ظاہر ہے وباہر ہے۔کہ مسنہ گائے کی وہ راس کہلاتی ہے۔جس کے دانت نکل آئے ہوں۔اور دو سال پورے کرے کے تیسرے سال میں قدم رکھے۔واضح رہے عون المعبود سبل السلام فتح العلام کے کتاب الزکواۃ باب صدقۃ لبقر میں مسنہ کی تشریح میں ''زات الحولین ''لکھا ہے۔مگر یہ اگلی تشریحات کے معارض نہیں۔کیونکہ جو راس دو سال پورے کرکے تیسرے میں قدم رکھے۔وہ ذات الحولین تو بہر حال ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی بات ہے کہ عون المعبود اورفتح الکلام کے کتاب الاضاحی کے تحت لفظ مسنہ انھی شارحین نے مسنہ بقر اُسے قرار دیا ہے۔جو دو سال پورے کرکے تیسرے میں قدم رکھے۔پس ان کے ہر دو مقام کی تشریح میں کوئی تعارض پیدا کرنے کی بجائے وہی تطبیق دینی چاہیے۔جو کہ میں نے عرض کی ہے۔بہر حال کتاب الزکواۃ کے اندر واقع شدہ لفظ مسہ کے وہ تشریحات جو بحوالہ تحفہ و سندھی وبزل و مسوی وغیرہ کے عرض کئےگئے ہیں۔اُن تشریحات کے بالکل مطابق ہیں۔جو کتاب الاضاحی کے لحاظ مسنہ کے ماتحت پہلے عرض کیے جاچکے ہیں۔ان سب کا ماحصل یہ ہے۔کے اونٹ اور گائے اور بکری اس وقت قربانی کے قابل ہوں گے۔جب کہ ان کے دودھ کے دانت نوجوانانہ دانتوں کے نکلنے کے سبب گر جاویں۔اور اونٹ پانچویں سال سے نکل کر چھٹے سال میں قدم رکھ لے۔اور گائے و بکری دو سال پورے کرکے تیسرے میں قدم رکھیں۔کہ دانت کا نکلنا ہی اور مذکورہ بالا عمروں مذکورہ بالا جانوروں کا پہنچنا ان کے ثنیہ اور مسنہ ہونے کا وقت ہے۔

واضح ہو کہ جانوروں کے ثنیہ ہونے کےلئے صرف ان کے دانت کا نکلنا ضروری ہے۔کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کسی سرزمین کی آب و ہوا کی تاثیر ایسی ہو کہ وہاں مذکورہ بالا جانور مذکورہ بالا عمروں میں پہنچنے سے کچھ پہلے ہی مسنہ دانت والے ہوجاویں۔تو ایسے موقعہ پر اعتبار دانت کے نکلنے کا ہی رہے گا۔کیونکہ دراصل مطمع نظر ہر ایک کا دودانت ہے۔اور عمروں کی نسبت جو تفصیلات ہیں۔وہ محدثین کرام کے تجربہ اور پیش آمدہ اندازہ ہیں۔اس لئے ناقص راقم الحروف کی رائے میں بغرض سہولت قربانی کے جانوروں ک شناخت کا دارومدار اگلے دانتوں کے نکلنے کے موقع پر عمروں کی جو متعین فرمائی ہے وہ بہت بڑی حد تک اک کے صحیح تجربہ پر مبنی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یتقی من الضحایا والبدن التی لم تسن

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔احتراز مے کرد از قربانیا اشتران ہدے چیزے کہ دنداں نہ برآوردہ (مصفی جلد اول ص 181)

زرقانی میں ہے۔

لا یضحی الا المثنی المعزو والضان والابل والبقر (زرقانی 3 ص 223)

مطلب یہ ہے کہ حضرتگ عبداللہ بن عمر بھیڑ بکری اونٹ گائے میں سے ہر ایک چیز کی قربانی اس وقت کرتے تھے جبکہ ان کے دانت نکل آئیں۔اگرچہ بھیڑ کا جزعہ یعنی بے دانت والاحسب فرمان نبوی ﷺ کے جائز ہے۔مگروہ بھیڑ کا داتنا ہی قربانی میں کرتے تھے۔بہر حال جزعہ ضان کے سوااور جانوروں کی قربانی کیلئے دانت ہونا ضروری ہے۔صرف دانت کی شرط ضروری قرار دینے سے جیسا کہ محدثین اعلام کی تصریحات سے پہلے زکر کیا جاچکا ہے۔جماعت اہل حدیث اوراحناف میں جو اس کے اندر اختلاف ہے۔وہ بھی رفع ہوسکتا ہے۔کیونکہ حنفیہ کہتے ہیں کہ مسنہ وہ ہے۔جو دانت والا ہو۔ملاحظہ ہو۔(بزل المجہود کتاب الزکواۃ ص 17)

اور ملاحظہ ہو مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی جلد ثانی ص 203 اور ملاحظہ ہو مجمع البحارج ثانی ص 148)اورجماعت اہل حدیث بھی یہی کہتی ہے۔کہ مسنہ وہی ہے جو داتنہ ہو۔پس اختلاف کہاں رہ گیا۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی

یہ ہوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی۔

ہم صاحب بزل کی تشریح پر کہ مسنہ وہ ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں۔ خوش وہ رہے تھے۔ لیکن قدوری و بدائع کے حوالے سے آپ کے اس لکھنے پر کہ

الثنی من المعزوالضان ابن سنۃ

کیوں نہ ہو یہ تو امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے۔

والمعز ما تمت لہ سنۃ (ملاحظہ ہو مسویٰ جلد اول ص 181 والثنی عند ابی حنیفہ من الضان

اورہدایہ میں ہے۔

والثنی من الضان والمعزاین سنۃ

(ملاحظہ ہو ہدایہ مع کفایہ جلد 4 ص 34) (کذافی کنز الدقائق ص 421)

پس انتصار مذہب میں اگر قلم کا رخ ادھر بھی پھر گیا تو کیا بے جا ہوا؟ ہاں مولانا کے رنگین قلم سے حیرت افزا متضاد تشریح پڑھ کر مجھے یہ شعر یاد آیا۔

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است

با مطرب شراب خورد' با زاہد نماز کرد

خلاصہ معروضات یہ ہے کہ قربانی کےلئے جانور کا دانتہ ہونا ضروری ہے۔ ہاں بھیڑ مینڈھا اگر دانتہ نہ ہوں تو بھی جائز ہیں۔ بشرط یہ کہ جمہور اہل علم کی تشریح کے مطابق وہ ایک سال کے ہوں۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 129-147

محدث فتویٰ